بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مساجد ومدارس، حفاظتِ دین کا ذریعہ ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

یکم ستمبر بمطابق ۲۶ رجب ۱۴۲۵ھ مرکزی جامع مسجد ندوۃ العلم کراچی کے افتتاح کے موقع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہٗ العالی نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا، ذیل میں وہ خطاب قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ ——— ادارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْراھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسمَاعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ٥

یہ آیت خانہ کعبہ کی تعمیر سے متعلق ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ دنیا بھر میں جتنی مسجدیں ہیں وہ ساری کی ساری اس خانہ کعبہ ہی کی شاخیں ہیں، یہ ساری کی ساری مسجدیں اسی مشن کو اور اسی خدمت کو انجام دینے کے لیے وجود میں آئی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر میں مضمر رکھا تھا، یہ مسجد جس میں آپ تشریف رکھتے ہیں یہ بھی اسی خانہ کعبہ کی ایک شاخ ہے، خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد کیا تھا؟ اور ان مساجد کا مقصد کیا ہے؟ یہ تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ جو مقصد خانہ کعبہ کا تھا، وہی مقصد ان مساجد کا ہے، اور اس کا مقصد تھا اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کا اعلان، اس کا مقصد تھا اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کی معرفت، اس کا مقصد تھا اللہ تعالیٰ کے احکام وہدایت کی پابندی اور اس کا مقصد تھا کہ دنیا کے اندر انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو وہ بجالائے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ دنیائے اسلام میں مساجد کی کوئی کمی نہیں ہے اور یہ بھی اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ مساجد علامت اور شناخت ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی، مسجد آپ کو نظر آئے گی تو آپ یہی سمجھیں گے کہ اللہ کی عبادت کے لیے یہ خانہ خدا بنا ہے اور جب اللہ کی عبادت کے لیے یہ خانہ خدا بنایا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ جب یہ سمجھ میں آئے گا تو اس کے ساتھ لازماً یہ بات بھی آئیگی کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی پیروی کرنا انسان کی ذمہ داری ہے اور یہ انسان پر فرض ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی بقا کے لیے، اسلام کی حفاظت کے لیے، اسلام کے پیغام کو آگے پہنچانے کے لیے، بنیادی کردار مسجد ادا کرتی ہے اور مدرسہ ادا کرتا ہے، مسجد کی غرض وغایت اور مسجد کی تعمیر کا مقصد بھی فقط یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ربط وتعلق قائم کیا جائے، اس کی

وحدانیت پر یقین رکھا جائے اور اس کے احکام کو بجالایا جائے اور مدرسہ کی غرض وغایت بھی یہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے جو قرآن حکیم عطا کیا ہے اور جو احادیث مبارکہ عطا فرمائی ہیں ان کی ترویج ہو، ان کی اشاعت ہو اور ان کو دنیائے انسانیت کی رہنمائی کے لیے پیش کیا جائے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد کا مقصد بھی یہی، مدرسہ کا مقصد بھی یہی ہے۔ لیکن ان دونوں کے اس مقصد کی تکمیل میں مدرسہ کا کردار بہت نمایاں ہے، مقصد دونوں کا ایک ہے، مقصد کے اعتبار سے دونوں کے اندر کوئی فرق نہیں ہے لیکن مسجد کا کردار اتنا واضح اور نمایاں نہیں ہے جتنا کہ مدرسہ کا کردار واضح اور نمایاں ہے۔ مدرسہ آپ کو قرآن کریم کی تعلیم دیتا ہے، مدرسہ قرآن کے الفاظ کی بھی تعلیم دیتا ہے، مدرسہ قرآن مجید کے مقاصد کی بھی تعلیم دیتا ہے اور مدرسہ ایسے افراد تیار کرتا ہے جو قرآن حکیم کے الفاظ و معانی اور احکام کو آگے دنیائے انسانیت کے سامنے پیش کرسکیں۔ کسی بھی ایک مدرسہ کو آپ لیں وہاں اگر پچاس طالب علم تعلیم حاصل کررہے ہیں، یا پندرہ طالب علم، علم حاصل کررہے ہیں یا سو طالب علم، علم حاصل کررہے ہیں، ان میں سے ہر ایک چاہے وہ پندرہ ہوں، چاہے وہ پچاس ہوں، چاہے وہ سو ہوں ان کا مقصد یہی ہے کہ انھوں نے قرآن پڑھا ہے اب وہ دوسروں کو پڑھائیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ انھوں نے قرآن کے جو مضامین سیکھے ہیں وہ آگے لوگوں کو سکھائیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ انھوں نے قرآن مجید کے جن احکام سے واقفیت حاصل کی ہے وہ ان سے لوگوں کو واقف کرائیں، آپ مجھے یہ بتادیجیے کہ اگر خدانخواستہ قرآن کریم ہمارے درمیان میں موجود نہ رہے جو اسلام کی بنیاد ہے تو کیا اسلام کی حفاظت ہوسکتی ہے، اگر قرآن مجید ہی ہمارے درمیان موجود نہ ہو اور قرآن مجید ہی ہم سے لے لیا جائے تو کیا ایسی صورت میں اسلام کی حفاظت ممکن ہے۔

آپ بتلائیے کہ آپ کے پاس بہت سے کالج بھی ہیں، آپ کے پاس بہت سی یونی ورسٹیاں بھی ہیں، آپ کے پاس بہت سے اسکول بھی ہیں، ان پر لاکھوں نہیں کروڑوں نہیں، اربوں روپیہ خرچ کیا جارہا ہے، ان میں سے نہ تو کوئی اسکول ایسا ہے، نہ کوئی کالج ایسا ہے، نہ کوئی یونی ورسٹی ایسی ہے جو اس فریضے کو انجام دینے کے لیے کوشاں ہو۔ آپ تلاش کریں گے تو آپ کو جگہ جگہ یہ مدارس ہی ملیں گے جو اس خدمت کو سرانجام دے رہے ہیں۔ تو اندازہ لگائیں کہ ان مدارس کی کتنی شدید ضرورت ہے؟ کیوں کہ اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے اور قرآن حکیم کی حفاظت ان مدارس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اگر یہ مدارس قائم رہیں گے تو قرآن کی حفاظت ہوگی اور جب قرآن کریم کی حفاظت ہوگی تو اسلام کی بنیاد قائم رہے گی۔ آج جتنے حیلے بہانے، جتنی تدابیر، جتنی اسکیمیں ان مدارس کو ختم کرنے کے لیے کی جارہی ہیں، کیا آپ ان سے ناواقف ہیں؟ کتنا زور لگایا جارہا ہے کہ یہ مدارس باقی نہ رہیں، گویا اس پر زور صرف کیا جارہا ہے کہ قرآن کریم کی طاقت نہ ہو، اس پر زور لگایا جارہا ہے کہ اسلام کی حفاظت کا ذریعہ باقی نہ رہے اور اسلام محفوظ نہ ہو، میں ایک بات کہا کرتا ہوں کہ دو قوتوں کا ٹکراؤ ہے، ایک قوت وہ ہے جو مدارس کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ قوت دنیا والوں کی قوت ہے اور ایک قوت وہ ہے جو قرآن کریم کی اور ان مدارس کی حفاظت کے لیے آمادہ اور تیار ہے۔ میرا عقیدہ یہ ہے اور مجھے اس پر سو فیصد شرح صدر اور اطمینان ہے کہ یہ قوتیں جو مدارس کو ختم کرنے، قرآن کریم کی تعلیم کو موقوف کرنے اور اسلام کی بنیاد کو

ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے یہ جتنی اب ہیں اگر اس میں کروڑ ہا اضافہ ہو جائے، اس میں اربوں اضافہ ہو جائے، تو اس دوسری قوت کا مقابلہ یہ ہرگز نہیں کرسکتیں، جو قوت قرآن کریم کی حفاظت چاہتی ہے جو قوت ان مدارس کی حفاظت چاہتی ہے چونکہ وہ قوت اللہ کی قوت ہے اور اللہ کی قوت کے مقابلہ میں آپ جتنی قوتیں بھی لائیں، جتنا آپ سوچ سکتے ہیں اتنا آپ لے آئیں اور جتنا آپ نہیں سوچ سکتے اتنی قوتیں اور آجائیں تو وہ اللہ کی قوت کا مقابلہ نہیں کرسکتی، قرآن کریم میں اللہ نے اعلان کیا ہے۔

اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن o ہم نے قرآن اتارا ہے ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن اُتار کر اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی اور اعلان کیا وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن عربی جاننے والے جانتے ہیں کہ اِنَّا بھی ہے اور حافظون پر لام بھی داخل ہے جس سے کلام کے اندر نہایت تاثیر پیدا کردی گئی ہے، یہ کہا گیا ہے کہ بلاشک وشبہ ہم حفاظت کریں گے اور ہم حفاظت کرنے والے ہیں تو جب وہ حفاظت کرنے والے ہیں تو آپ کو میں نے پہلے بتایا تھا کہ قرآن کی حفاظت مدارس کے ذریعہ سے ہوتی ہے، قرآن کی حفاظت اسکولز کے ذریعے سے نہیں ہوتی، قرآن کی حفاظت کالجوں کے ذریعہ سے نہیں ہوتی، قرآن کی حفاظت یونی ورسٹیوں کے ذریعہ سے نہیں ہوتی، مدرسوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے یہ مدرسہ تو آپ دیکھ رہے ہیں یہاں ہر طرف چکا چوند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وسائل بھی عطا کیے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

میرا ایمان یہ ہے کہ اگر کوئی چھوٹا سا مدرسہ بھی ہو جس کے پاس نہ روشنی کا انتظام ہو، جس کے پاس نہ فرش کا انتظام ہو اور وہاں چٹائی پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھ رہے ہوں تو اس کی قیمت ان اسکولوں، کالجوں اور یونی ورسٹیوں کے مقابلہ میں ہزار ہا درجہ زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت ہے، دنیا والے دنیا پر فدا ہوتے ہیں، دنیا والے دنیا پر مرمٹنے کے لیے تیار ہوتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ لوگ کس طرح دنیا پر مرمٹتے ہیں لیکن وہ بھول میں ہیں، ان سے غلطی ہو رہی ہے، ان کو دین اور دین پر چلنے والے لوگ اور دین کی اشاعت میں کوشاں اداروں کی قدر وقیمت پہچاننی چاہیے اور ان سے رابطہ رکھ کر خود اپنے آپ کو دین دار بنانے اور اپنی اولاد کو دین دار بنانے کی کوشش کرنی چاہیے یہ مسجد دین کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ میں حضرات علماء کرام سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہمیشہ اپنا رابطہ مسجد سے قائم رکھیں، وہ مدرس ہوں تو سبحان اللہ، نور علی نور، اگر ان کو تدریس کا موقع نہ ملے بالفرض وہ تجارت کے اندر مشغول ہوں تو وہ جائز ہے ناجائز نہیں ہے لیکن تجارت کے ساتھ ساتھ یا کسی کارخانے کو قائم کرنے کے ساتھ ساتھ یا کسی سرکاری دفتر میں ملازمت کے ساتھ ساتھ ان کو ہمیشہ مسجد کے ساتھ رابطہ رکھنا چاہیے تو انشاء اللہ ان کی دین کی حفاظت ہوگی۔ مسجد سے آپ کو دین کی حفاظت کا سامان میسر ہوگا تو اس لیے علماء کرام کو مسجد سے رابطہ کرنا چاہیے، قرآن مجید کا درس دیں، ہلکا پھلکا دس سے پندرہ منٹ کا درس، جس کو سننے میں لوگوں کو تعب نہ ہو اور ان کو بہانہ کرنے کا موقع نہ ملے اور اگر آپ یہ محسوس کریں کہ آپ یہ درس دے رہے ہیں اور لوگ بہت سے نہیں سنتے تو آپ کو چاہیے کہ ایک سن رہا ہے تب بھی آپ اس کی

پابندی کریں انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ بعد میں لوگوں کے اندر شوق پیدا ہوگا اور آپ کا درس سننے کے لیے بہت لوگ حاضر ہوا کریں گے اس لیے درس قرآن کا اہتمام ضرور ہونا چاہیے مسجد بھی ہمارے دین کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور مدارس بھی ہمارے دین کی حفاظت کا ذریعہ ہیں دنیا والے کوشش کررہے ہیں کہ مدارس کو ختم کردیں اور ان کے ذہن میں مساجد کو ختم کرنے کی بات بھی ہے اور صرف مسجدوں کو ختم کرنے کی بات نہیں بلکہ اسلام کو ختم کرنے کی بات ہے۔ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ وہ لوگ مسلمانوں سے خوف زدہ نہیں وہ خوف زدہ اسلام سے ہیں اور اسلام کی قوت اور اسلام کی توانائی اور طاقت ان کو لرزہ براندام کیے ہوئے ہیں، اس لیے وہ اسلام کو ختم کرنے کے لیے وہ مدارس اور مساجد کی بات کرتے ہیں۔ اسلام کا محافظ بھی اللہ تعالیٰ ہے اور مدارس کا محافظ بھی اللہ۔ امتحانات آیا کرتے ہیں، آزمائشیں ہوا کرتی ہیں۔ ان آزمائشوں سے گھبرانا نہیں چاہیے آپ کو معلوم ہے اللہ پر آپ کا جتنا اعتماد اور یقین ہوگا اتنا ہی آپ اللہ کے ہاں سرخروئی حاصل کریں گے، باقی یہ کہ اعتماد کا کبھی یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور تدابیر اختیار نہ کریں، تدابیر اختیار کرنی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ انشاء اللہ مدارس کی حفاظت ہوگی، مساجد کی بھی حفاظت ہوگی اور اسلام کی بھی حفاظت ہوگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری تمناؤں اور ہماری امیدوں کو قبول فرمائے اور حفاظت کا انتظام فرمائے۔ جو حضرات اس مدرسہ کی تعمیر میں دلچسپی لے رہے ہیں اور اس مسجد کی تعمیر میں انھوں نے دل کھول کر حصہ لیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بناتا ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے جیسے مسجد نہایت قیمتی جگہ شمار ہوتی ہے یہاں بہت سے آگے پیچھے بنگلے بھی ہیں، بہت سے عمدہ قسم کے مکانات بھی ہیں لیکن سب جانتے ہیں کہ چاہے کیسا بھی خوب صورت بنگلہ ہو، چاہے کیسے بھی قیمتی مکان ہوں، مسجد کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مسجد کو اگر گزند پہنچتا ہو، مسجد کو اگر کوئی نقصان پہنچتا ہو تو کوئی مسلمان اس کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اور اگر کسی کے مکان کو کوئی نقصان پہنچایا جائے تو اس کی لوگوں کو زیادہ پروا اور فکر نہیں ہوتی لیکن مسجد کا نقصان کوئی گوارہ نہیں کرتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مکانات کے مقابلہ میں مسجد کی اہمیت بہت زیادہ ہے تو سمجھ لیجیے کہ جنت کے اندر بھی بنگلے اہل جنت کو دیے جائیں گے اور جو مکانات اہل جنت کو دیے جائیں گے ان کے مقابلہ میں مسجد کے بدلے اللہ تعالیٰ جو مکان عطا فرمائیں گے جنت کے دوسرے مکانوں کے مقابلہ میں اس کی عزت زیادہ ہوگی اور اس کا مقام زیادہ ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حوصلہ بھی عطاء فرمائے، ہمت بھی عطاء فرمائے، اپنی ذات پر اعتماد اور یقین بھی ہمارے دلوں کے اندر پیدا فرمائے اور آج کل جو حالات ہیں اس پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆